شیخ الاسلام حافظ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ

عبدالرشید عراقی

شیخ الاسلام زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی ۵۸۱ھ/۱۱۸۶ء مصر میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم کے لئے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، دمشق، حران اور اسکندریہ کا سفر کیا اور ہر جگہ کے اساطین فن سے استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ علامہ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) اور علامہ عبدالحیؒ بن العماد الحنبلی (م ۱۰۸۹) نے آپ کے اساتذہ کی فہرست اپنی اپنی کتابوں میں درج کی ہے (طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۴۳، ۴۹، ۶۵، ۱۵۶، ۱۶۲، شذرات الذہب ج ۵ ص ۴۱۶)۔ حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) اور محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) نے بھی آپ کے بعض اساتذہ کے نام اپنی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں (تذکرہ الحفاظ ذہبی ج ۴ ص ۲۰۴، التاج المکلل ص ۳۱)۔

حافظ عبدالعظیم منذری رحمہ اللہ کے مستفیدین کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے آپ کے مستفیدین میں بڑے بڑے حفاظ حدیث اور اکابر علمائے کرام شامل ہیں (طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۰۹، شذرات الذہب ج ۵ ص ۲۷۸)

حافظ عبدالعظیم منذری علم و فضل، عدالت و ثقاہت، حفظ و ضبط، زہد و ورع، امانت و دیانت میں یگانہ روزگار تھے۔ امام ذہبی (م ۷۴۸ھ) نے ان کو الحافظ الکبیر اور شیخ الاسلام کے الفاظ سے یاد کیا ہے (تذکرہ الحفاظ ج ۴ ص ۲۰۴)۔ علامہ

سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے لکھا ہے کہ فن قراءۃ میں آپ کو کمال حاصل تھا (حسن المحاضرہ ج ۱ ص ۱۲۶)۔ حافظ سیوطی (م ۹۱۱ھ) شیخ الاسلام حافظ عبدالعظیم منذری کے تلمیذ رشید شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام (م ۶۶۰ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام اس پر فخر کرتے تھے کہ میں حافظ منذری کا شاگرد ہوں ہمارے شیخ زکی الدین منذری فن حدیث میں عدیم المثال تھے۔ حدیث کے صحیح و سقیم و معلول کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اس کے احکام و معانی اور اس کی مشکلات کو حل کرنے میں پوری مہارت رکھتے تھے اور اس کے لغات اور ضبط الفاظ میں کامل تھے۔ احادیث کے لفظی فروق پر گہری نظر تھی۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ اور قانع تھے (حسن المحاضرہ ج ۱ ص ۱۲۶)۔ حافظ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) نے بھی شیخ الاسلام منذری کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ علم و فضل کا گہوارہ تھے (طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۰۹)۔ حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں کہ حافظ زکی الدین منذری فن حدیث میں دائم الاشتغال اور منہمک رہے۔ یہاں تک کہ اپنے اہل زمانہ سے سبقت لے گئے (البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۲۱۲)۔

حافظ عبدالعظیم منذری نے اپنی تمام زندگی درس و تدریس میں صرف کر دی۔ پہلے جامع ظافری قاہرہ میں درس دیا اور پھر جامع الدار الکاعیہ میں مسند تحدیث پر فائز ہوئے اور مسلسل ۲۰ سال تک الجامع الدار الکاعیہ میں درس دیا۔ درس و تدریس اور علمی انہماک و اشتغال کا یہ عالم تھا کہ درس گاہ کاعیہ سے سوائے نماز جمعہ کے کبھی باہر نہیں نکلے۔ حافظ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) نے لکھا ہے کہ حافظ منذری کے ایک صاحبزادے جو بڑے فاضل اور محدث تھے کا انتقال ہو گیا تو حافظ منذری نے مدرسہ کے اندر ہی نماز جنازہ پڑھائی اور صرف دروازے تک جنازے

کے ساتھ آئے اور وہیں سے رخصت کر کے مدرسہ کے اندر واپس چلے گئے (طبقات الشافعیہ ج۵ ص۱۰۹)۔

حافظ عبدالعظیم منذری صرف محدث ہی نہ تھے۔ فقہ، عربی ادب اور قراءۃ کے بھی امام تھے اور ان تمام علوم میں ان کو کمال حاصل تھا (شذرات الذہب ج۵ ص۲۷۷)۔ حافظ منذری شعر سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ حافظ سبکی (م ۷۷۱ھ) ان کے حالات میں ان کے درج ذیل دو شعر لکھے ہیں

(۱)۔ اپنی ذات کے لئے نیکیاں کرتے رہو اور لوگوں کی قیل وقال کی کچھ پرواہ نہ کرو۔

(۲)۔ اس لئے کہ لوگوں سے اس بات کی تو کوئی امید نہیں ہے کہ ان کے دل کسی ایک بات پر جمع ہو جائیں گے (اور جب یہ نہیں ہو سکتا تو) ضروری ہے کہ کچھ تمہاری تعریف کریں اور کچھ نکتہ چینیاں کریں۔

غالب نے اس مفہوم کو یوں ادا کیا ہے

غالب برا نہ مانتے گر برا کوئی کہے
ایسا بھی ہے کوئی کہ بہت اچھا کہیں جسے

حافظ عبدالعظیم منذری جہاں ایک بہت بڑے محدث، امام اور عالم وفاضل تھے۔ وہاں آپ بہت بڑے عابد، زاہد، متقی اور قانع بھی تھے (تذکرۃ الحفاظ ج۴ ص۲۲۱) اور ان کی پرہیزگاری کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کی دعا کے ذریعہ رحمت خداوندی حاصل کی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تقویٰ و پرہیزگاری کا نمونہ بنایا تھا (طبقات الشافعیہ ج۵ ص۱۰۸)۔ جو شخص علوم شریعت میں شغف کے ساتھ ساتھ معرفت خداوندی اور محبت نبوی کا بھی محرم راز ہو تو دنیا میں اس

سے زیادہ خوش نصیب کون ہو سکتا ہے۔ حافظ عبدالعظیم منذری کو اللہ تعالیٰ نے دونوں نعمتوں سے نوازا تھا (ایضاً ج۵ ص۱۰۹) اور حافظ منذری عوام کو بھی زہد و ورع اختیار کرنے کی تلقین کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان سناتے تھے

"دنیا میں زہد کی زندگی اختیار کر لو، خدا کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ۔ لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے (ابن ماجہ جامع الصغیر ج۱ ص۱۸۹)

حافظ عبدالعظیم منذری جملہ علوم اسلامیہ کے متبحر عالم تھے۔ آپ نے حدیث، فقہ، تاریخ اور رجال میں متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ فقہ شافعی کی مشہور کتاب "التبنیہ" جو ابی اسحاق شیرازی (م۴۷۶ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کی شرح لکھی (کشف الظنون ج۱ ص۳۳۴)

۲۔ سنن ابی داؤد امام ابوداؤد سجستانی (م۲۷۵ھ) کی تصنیف ہے اور صحاح ستہ میں شامل ہے۔

حافظ منذری نے اس کا اختصار کیا ہے حافظ ابن القیم (م۷۵۱ھ) نے اس کی تہذیب کی ہے (ایضاً ج۲ ص۳۵)

۳۔ حافظ منذری نے سنن ابوداؤد کے اختصار کے علاوہ اس کے حواشی بھی لکھے ہیں۔

۴۔ الجامع الصحیح للمسلم۔ امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کی تصنیف ہے اور صحاح ستہ کا رکن عظیم ہے۔ حافظ منذری نے اس کو مختصر کیا ہے اسی مختصر کی شرح محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م۱۳۰۷ھ) نے السراج الوہاج کے نام سے

لکھی (التاج المکلل ص ۱۶۶)۔

۵۔ المعجم دو جلدوں میں۔ (۶) کتاب الخلافیات و مذاهب السلف (مذہب سے متعلق) (تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۲۲۱)

۷۔ التکملہ لوفیات النقلہ۔

۸۔ رسالہ حدیث الطھور شطر الایمان

۹۔ رسالہ حدیث ان من افضل ایامکم یوم الجمعہ

۱۰۔ رسالہ حدیث من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینھا (کشف الظنون ج ۱ ص ۳۹۳)۔

۱۱۔ عمل الیوم واللیلہ (ایضاً ج ۲ ص ۱۳۶)

۱۲۔ الفوائد الشعریہ (وفیات الاعیان ج ۱ ص ۱۴۶)

۱۳۔ کفایہ التعبد و تحفۃ التذھد (کشف الظنون ج ۱ ص ۱۲۵)

۱۴۔ الترغیب و الترھیب۔ یہ حافظ عبدالعظیم منذری کی بہت مشہور و مقبول کتاب ہے۔ اس میں شیخ الاسلام نے صرف وہ حدیثیں جمع کی ہیں جن میں صراحت کے ساتھ ترغیب اور ترہیب یعنی نیک اعمال پر اجر و ثواب اور بداعمالیوں پر سزا و عذاب کا مضمون ہے حافظ منذری نے حدیث کی ۲۲ کتابوں سے حدیثوں کا انتخاب کر کے اس میں حدیثیں جمع کی ہیں۔ اور سندوں کو حذف کر دیا ہے۔ یعنی صحابی کے نام سے حدیث شروع کی ہے۔

الترغیب و الترھیب کے ساتھ علمائے کرام نے اعتناء کیا ہے۔ اس کی تلخیصات بھی ہوئی ہیں اور اس کی شروح بھی لکھی ہیں اور اردو میں بھی اس کے ترجمے ہوئے ہیں۔ حواشی بھی لکھے گئے ہیں۔ تلخیص میں حافظ ابن حجر عسقلانی

(م۸۵۲ھ) کی تلخیص بہت مشہور ہے۔

اس کی شروح میں حافظ ابواسحاق ابراہیم شافعی المعروف ناجی (م۹۰۰ھ) کی مشہور شرح ہے اور حواشی میں شیخ مصطفی بن محمد عمارہ کا حاشیہ ہے جو ۱۳۵۵ھ میں مصر سے شائع ہوا۔ اردو تراجم میں مولوی مرزا محمد بیگ صاحب کا ترجمہ ہے جو ۱۹۰۸ء/۱۳۶۶ھ دہلی سے شائع ہوا اور سب سے اچھا ترجمہ و تشریح مولوی عبداللہ دہلوی کا ترجمہ ہے۔ جو ندوۃ المصنفین دہلی سے ۱۹۷۳ء میں شائع ہونا شروع ہوا ہے اس کی آج تک غالباً ۶ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

وفات

حافظ عبدالعظیم منذری نے ۴-ذی قعدہ ۶۵۶ھ/۱۲۵۹ء مصر میں انتقال کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج۴ ص۲۲۰، طبقات الشافعیہ ج۵ ص۱۰۸، حسن المحاضرہ ج۱ ص۱۴۹، شذرات الذہب ج۵ ص۲۷۷، البدایہ والنہایہ ج۱۳ ص۲:۲)